***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.23095935

انانیت، شناخت اور خود مختاری: اردو ناول کے نسوانی کرداروں کا نفسیاتی و نسائی تنقیدی مطالعہ

Ego-Consciousness, Identity and Autonomy: A Psycho-Feminist Study of Female Characters in Urdu Novels

Chaman Nisar
PhD Scholar, Department of Urdu, Institute of Languages and Linguistics
Alhamd Islamic University, Islamabad.
Dr. Jabir Hussain
Associate Professor of Urdu, Alhamd Islamic University, Islamabad.

ABSTRACT

This article examines the interrelationship among ego-consciousness, identity, and autonomy in female characters in Urdu fiction through a psycho-feminist framework. It argues that ego-consciousness should not be reduced to egoism, arrogance, or self-centredness. In the present study, the term denotes a literary configuration of self-awareness, dignity, individuality, identity formation, psychological interiority, and the capacity to participate meaningfully in decisions concerning one's life. Identity, in turn, refers not only to a socially assigned position but also to an ongoing process through which female characters interpret themselves in relation to family, class, culture, history, sexuality, religion, and intimate attachments. Autonomy is approached as the practical dimension of this process: the ability to negotiate constraints, make choices, define priorities, and preserve a sense of self without assuming that autonomy always requires a complete break from tradition. The study combines qualitative textual analysis and close interpretive reading with psychoanalytic, feminist, decolonial, and narrative approaches. Its core corpus comprises Deputy Nazir Ahmad's Mirat-ul-Uroos, Mirza Hadi Ruswa's Umrao Jaan Ada, Ismat Chughtai's Terhi Lakeer, Khadija Mastur's Aangan, Bano Qudsia's Raja Gidh, Shamsur Rahman Farooqui's Kai Chand The Sar-e-Asman, Mustansar Hussain Tarar's Bahao, and Bushra Rahman's Lagan Apni Apni. Rather than arranging these texts as a linear historical progression, the article reorganizes them around three analytical concepts: ego-consciousness, identity, and autonomy. The findings suggest that feminine ego-consciousness in Urdu fiction is layered, relational, and historically situated. It may appear as moral self-command, intellectual competence, self-respect, identity-seeking, open resistance, quiet negotiation, emotional autonomy, cultural self-recognition, spiritual reflection, or existential self-definition. The study further shows that female agency is not adequately captured by a binary of submission versus rebellion. Several characters act within inherited structures while negotiating room for choice and preserving personal dignity. The article therefore proposes a conceptual model in which ego-consciousness produces the reflective ground of identity, identity organizes the meaning of the self, and autonomy translates that self-understanding into action. This triadic model contributes to the study of Urdu fiction by bringing psychological interiority and feminist agency into the same interpretive frame while remaining attentive to South Asian cultural specificity.

***Keywords**: Urdu novel; female characters; ego-consciousness; identity; autonomy; selfhood; agency; dignity; resistance; psycho-feminist criticism; narrative identity; South Asian literature.*

۔ تمہید

اردو ناول کی تاریخ دراصل بدلتی ہوئی انسانی subjectivity کی تاریخ بھی ہے۔ اس صنف نے اپنے ابتدائی مرحلے ہی سے خاندان، اخلاق، تعلیم، تہذیب اور سماجی زندگی کو بیانیے کا حصہ بنایا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ فرد کی داخلی دنیا، خواہش، یادداشت، خوف، محرومی، شناخت اور فیصلہ سازی بھی ناول کی فکری ساخت میں زیادہ نمایاں ہوتی گئی۔ نسوانی کرداروں کے حوالے سے یہ تبدیلی خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ عورت کی ادبی نمائندگی صرف ایک صنفی مسئلہ نہیں بلکہ اس سوال سے بھی جڑی ہوئی ہے کہ ادب کسی فرد کو اپنی ذات، اپنی آواز اور اپنے تجربے کی زبان کیسے فراہم کرتا ہے۔ اردو ناول کے منتخب متون میں عورت کبھی خاندان کی اخلاقی مرکزیت کی علامت بنتی ہے، کبھی اپنے وقار کی محافظ، کبھی شناخت کی متلاشی، کبھی سماجی بندشوں کے خلاف مزاحمت کار، اور کبھی اپنے وجود کی معنویت پر غور کرنے والی شخصیت۔ اس تنوع کو ایک مربوط فکری vocabulary کے بغیر سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اسی ضرورت کے تحت اس مقالے کا مرکزی تصور انانیت ہے۔ اردو کے عمومی اور بعض ادبی استعمالات میں انانیت اکثر خود پسندی، غرور یا اپنی ذات کی غیر معمولی اہمیت کے احساس کے قریب چلی جاتی ہے۔ تاہم زیرِ نظر مطالعہ اس لفظ کو ایک وسیع اور contextual literary category کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یہاں انانیت اس شعور کا نام ہے جس میں کردار اپنی ذات کو پہچانتا، اپنے وجود کی اہمیت محسوس کرتا، اپنی عزتِ نفس کی حدیں قائم کرتا، اپنی شناخت کے سوال سے دوچار ہوتا اور اپنی زندگی کے فیصلوں میں کسی نہ کسی درجے کی فاعلیت پیدا کرتا ہے۔ یہ تعریف اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ انانیت کو اخلاقی، نفسیاتی، سماجی، تہذیبی اور وجودی سطحوں پر مختلف صورتوں میں دیکھا جا سکے۔

یہ conceptual distinction اس لیے بھی اہم ہے کہ عورت کی فاعلیت کو صرف کھلی بغاوت کے ذریعے ناپنے سے اردو فکشن کے کئی کردار نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ ایک کردار خاموش رہ کر بھی اپنی حد مقرر کر سکتی ہے؛ کوئی معاشرتی اصول تسلیم کرتے ہوئے اپنے اندر ایک مستقل معنوی مرکز قائم رکھ سکتی ہے؛ کوئی محبت کے رشتے میں شامل رہتے ہوئے اپنی شخصیت کو مکمل طور پر دوسرے کے حوالے کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔ جنوبی ایشیائی نسائی scholarship نے بھی اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے

کہ عورت کی agency ہمیشہ ایک یکساں یا عالمی قالب میں نہیں سماتی، بلکہ طبقے، مقام، مذہب، خاندان، قوم، جنس، تاریخ اور روزمرہ زندگی کے مخصوص رشتوں میں تشکیل پاتی ہے (Mohanty, 2003; Naveed et al., 2024)۔

حالیہ مطالعات میں اردو فکشن کے نسوانی کرداروں کے لیے agency، psychological reading، feminist discourse اور gender representation کی vocabulary زیادہ نمایاں ہوئی ہے۔ Rani and Sandhu (2025) نے بیسویں صدی کے اردو ناول میں نسوانی کرداروں کی تشکیل کو سماجی تبدیلی، صنفی نمائندگی اور feminist discourse سے مربوط کیا ہے۔ Noreen, Batool, and Saddique (2025) نے *آنگن* کے نسوانی کرداروں کی نفسیاتی تشکیل پر توجہ دی ہے، جبکہ Mumtaz, Bashir, and Mumtaz (2025) نے اردو ادب میں خواتین ادیبوں اور feminist concerns کے ربط کو نمایاں کیا ہے۔ دوسری طرف Yaqin (2022) نے اردو میں reform، zenana، gendered textuality اور عورت کو بطور textual subject سمجھنے کے لیے تاریخی اور postcolonial زاویہ فراہم کیا ہے۔

تاہم ان مباحث کو ایک ایسے مشترک فریم میں رکھنا ابھی بھی مفید ہے جس میں انانیت، شناخت اور خود مختاری الگ الگ موضوعات نہ رہیں بلکہ ایک دوسرے سے مربوط analytical processes بن جائیں۔ اس مقالے کی بنیادی کوشش یہی ہے۔

2۔ مسئلۂ تحقیق

مسئلۂ تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ اردو ناول کے نسوانی کردار اپنی ذات کے احساس، شناخت کے ادراک اور خود مختاری کی خواہش کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں، اور ان تینوں سطحوں کے درمیان کیا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ ایک طرف کلاسیکی اور اصلاحی متون میں عورت کی شخصیت اخلاقی تربیت، گھریلو ذمہ داری اور سماجی افادیت سے وابستہ ہے؛ دوسری طرف بعد کے متون میں عورت اپنے جذبات، اپنی خواہشات، اپنی تاریخ اور اپنے وجود پر سوال اٹھاتی ہے۔ اگر اس فرق کو صرف "قدیم بمقابلہ جدید" یا "تابع بمقابلہ آزاد" کے binary میں سمجھا جائے تو بہت سے subtle forms of agency پوشیدہ رہ جاتے ہیں۔

چنانچہ یہ مقالہ عورت کے کردار کو محض "مظلوم" یا "متحرر" دو خانوں میں نہیں رکھتا۔ اس کے بجائے یہ پوچھتا ہے کہ ایک عورت اپنے بارے میں کیا جانتی ہے، خود کو کس رشتے میں define کرتی ہے، اور اس خود فہمی کو عمل میں کس حد تک تبدیل کر پاتی ہے۔ یہی سوال انانیت، شناخت اور خود مختاری کو ایک مشترک analytical chain میں جوڑتا ہے۔

3۔ سابقہ تحقیق اور تحقیقی خلا

اردو ناول میں عورت کے مسائل، نسائی شعور، کردار نگاری اور feminist discourse پر متعدد مطالعات موجود ہیں، لیکن ان میں اکثر کسی ایک novelist، ایک ناول یا ایک مخصوص thematic problem پر توجہ مرکوز رہتی ہے۔ اس نوع کی scholarship نے اردو فکشن کے لیے نہایت اہم مقدمات قائم کیے ہیں، مگر ان کے درمیان conceptual dialogue محدود دکھائی دیتا ہے۔ خاص طور پر ego-consciousness کو بطور contextual category لے کر اس کا identity اور autonomy کے ساتھ مربوط مطالعہ کم نمایاں ہے۔

Sarah Waheed (2014) کا کام نوآبادیاتی شمالی ہند کے اردو ادبی اور اخلاقی مباحث میں عورت، جسم، عزت اور سماجی regulation کے پیچیدہ تعلق کو سامنے لاتا ہے۔ اس مطالعے سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ عورت کی شناخت کو انفرادی مسئلے سے کاٹ کر نہیں دیکھا جا سکتا؛ اس میں خاندان، برادری، اخلاقی نظام اور تہذیبی نمائندگی بھی شامل ہوتی ہے۔ Yaqin (2022) نے zenana، colonial modernity اور اردو میں خواتین کی textual subjectivity پر گفتگو کرتے ہوئے یہ توجہ دلائی کہ عورت کو تاریخی اور linguistic context سے جدا کر کے پڑھنا معنی کو محدود کر دیتا ہے۔

اسی سمت میں Sahana (2022) نے عصمت چغتائی کی تحریروں میں material agency اور gendered private spaces کو موضوع بنایا اور یہ واضح کیا کہ agency صرف بڑے سیاسی اقدامات میں نہیں بلکہ روزمرہ کے محدود خانگی spaces میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ Khan (2013) نے جنوبی ایشیائی افسانوی ادب میں مسلم بیویوں کی sexual، emotional، domestic اور decision-making agency کے متعدد روپ نشان زد کیے۔ یہ مطالعات اس مقالے کے لیے ایک اہم methodological precedent فراہم کرتے ہیں: عورت کی فاعلیت کو صرف overt rebellion سے نہیں، بلکہ bargaining، negotiation، emotional management اور everyday action کے ذریعے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

Qurratulain Hyder کے حوالے سے حالیہ scholarship میں بھی feminine self-realisation اور liberation کو مقامی مذہبی، قومی اور تہذیبی تاریخ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش ہوئی ہے۔ Baines (2024) نے *River of Fire* میں مذہبی اور نسوانی خود realization کے پیچیدہ باہمی تعلق پر بحث کی، جبکہ 2026 کی ایک حالیہ تحقیق Hyder کے ایک اور متن میں خواتین کی identity کو

nationalism اور resistance کے تناظر میں رکھتی ہے (Bano Qudsia ۔Hossain, 2026) کے حوالے سے Deeba and Usman (2019) نے feminist lens سے *Raja Gidh* کی gender politics کو پرکھا؛ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی متن میں عورت کی agency، مذہبی اخلاقیات اور patriarchal structure کے مابین tension بیک وقت موجود ہو سکتا ہے۔

2025 کی اردو scholarship بھی feminism، psychological analysis، female character اور gender representation کے باہمی تعلق کو مزید نمایاں کرتی ہے (Mumtaz et al., 2025; Noreen et al., 2025; Rani & Sandhu, 2025)۔ تاہم ان مطالعات کو ایک ایسے مشترک ماڈل میں رکھنا باقی رہتا ہے جس میں عورت کے شعورِ ذات سے شناخت اور شناخت سے خود مختاری تک کے عمل کو ایک مربوط analytical sequence کے طور پر سمجھا جائے، اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ اس sequence کے مراحل باقاعدہ اوریک رخ نہیں ہوتے۔

اسی مقام پر موجودہ مقالہ اپنی تحقیقی جگہ متعین کرتا ہے۔ اس کا مقصد کوئی نیا "عورت" کا universal model قائم کرنا نہیں بلکہ اردو ناول کے متون میں پہلے سے موجود پیچیدہ subject positions کو ایک مربوط psycho-feminist vocabulary میں پڑھنا ہے۔

4۔ تحقیقی سوالات

1. اردو ناول کے منتخب نسوانی کرداروں میں انانیت بطور شعورِ ذات کن صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے؟

2. انانیت اور شناخت کے درمیان کیا باہمی تعلق ہے، اور عورت اپنی شناخت کو خاندان، طبقے، تہذیب، محبت، جنس، مذہب اور تاریخ کے تناظر میں کیسے negotiate کرتی ہے؟

3. خود مختاری کس حد تک انانیت اور شناخت کا عملی نتیجہ بنتی ہے، اور اس کی کون سی صورتیں negotiated، overt یا quiet agency کے طور پر سامنے آتی ہیں؟

4. نفسیاتی کشمکش، عزتِ نفس اور داخلی خود آگہی عورت کے فیصلوں اور کردار کی ساخت کو کس طرح متاثر کرتے ہیں؟

5. کیا نسوانی انانیت کو محض مغربی feminist آزادی کے پیمانے سے سمجھنا کافی ہے، یا اردو فکشن کے لیے ایک contextual اور decolonial framework زیادہ موزوں ہے؟

5۔ مقاصدِ تحقیق

اس مطالعے کا پہلا مقصد اردو ناول میں انانیت کی ایک ایسی ادبی اور contextual تعریف قائم کرنا ہے جو اسے محض خود پسندی کے معنی تک محدود نہ رکھے۔ دوسرا مقصد انانیت، شناخت اور خود مختاری کو ایک مربوط conceptual framework کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ تیسرا مقصد منتخب نسوانی کرداروں کے psychological conflict، dignity، resistance اور agency کا تقابلی تجزیہ پیش کرنا ہے۔ چوتھا مقصدیہ واضح کرنا ہے کہ عورت کی فاعلیت صرف کھلی مزاحمت میں نہیں بلکہ جذباتی، اخلاقی، گھریلو، تہذیبی اور خاموش negotiation کی صورتوں میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ پانچواں مقصد اردو تنقید میں ایک ایسا psycho- feminist model پیش کرنا ہے جو مقامی تاریخی اور ثقافتی سیاق کو بنیادی اہمیت دے۔

6۔ نظریاتی و مفہومی فریم ورک

6.1 انانیت: نفسیاتی اصطلاح سے ادبی category تک

فرائڈ کے structural model میں ego انسانی شخصیت کے اندر خواہش، ممانعت اور خارجی حقیقت کے مابین mediation کا کردار ادا کرتا ہے (Freud, 1923/1961)۔ ادبی مطالعے میں اس تصور کو جوں کا توں کرداروں پر لاگو کرنا درست نہیں ہوگا، کیونکہ ادبی کردار clinical subjects نہیں ہوتے۔ تاہم فرائڈ کا بنیادی اشارہ - یعنی شخصیت کے مختلف تقاضوں کے درمیان کشمکش اور توازن - اس مقالے کے لیے اس حد تک مفید ہے کہ نسوانی کرداروں کی داخلی conflict کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

اسی بنیاد پر یہاں انانیت کا مطلب کردار کی self-recognition، self-regard اور self-boundaries کی تشکیل ہے۔ جب عورت اپنے وجود کو کسی دوسرے کے ذریعے مکمل طور پر define کرنے سے انکار کرتی ہے، جب وہ اپنی عزتِ نفس کی ایک حد قائم کرتی ہے، جب وہ اپنی خواہش اور ذمہ داری کے درمیان ایک شعوری ترتیب بناتی ہے، تب انانیت بطور شعور سامنے آتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہر صورت میں "درست" فیصلہ کرتی ہے؛ انانیت کبھی کمزوری، ضد، تعلقاتی بحران یا داخلی اضطراب بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اسی لیے اس مقالے میں انانیت کی قدر کا فیصلہ پہلے سے نہیں کیا گیا؛ اسے کردار کی self- formation کے process کے طور پر پڑھا گیا ہے۔

6.2 شناخت: مقررہ کردار نہیں، تشکیل پاتی ہوئی subjectivity

سیمون دی بووا نے عورت کو ایک فطری اور ازلی category سمجھنے کے بجائے اس کی تاریخی اور سماجی تشکیل پر زور دیا (de Beauvoir, 1949/2011)۔ اس مقالے میں یہ تصور اس حد تک استعمال کیا گیا ہے کہ عورت کی شناخت پہلے سے مکمل اور بند نہیں ہوتی۔ خاندان، کلاس، تہذیب، مذہب، تعلیم، محبت، نقل مکانی، جسم اور تاریخ اس شناخت کے مختلف عناصر بنتے ہیں۔ اس لیے شناخت کو محض "میں کون ہوں؟" کے سوال سے نہیں بلکہ "میں خود کو کن رشتوں اور حالات کے اندر کیا سمجھتی ہوں؟" کے سوال سے پڑھنا ضروری ہے۔

اس مقام پر بٹلر کا تصور بھی مفید ہے کہ gendered identity خود کو سماجی اور repeated practices کے ذریعے بناتی ہے، اور "عورت" کی category خود غیر متنازع نہیں (Butler, 2006)۔ تاہم اردو متون پر اس تصور کا اطلاق کرتے وقت مقامی تاریخی اور مذہبی categories کو نظر انداز کرنا درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بٹلر کا تصور یہاں supporting lens ہے، مکمل explanatory system نہیں۔

6.3 خود مختاری: آزادی سے زیادہ negotiation

خود مختاری کو اکثر absolute freedom کے معنی میں سمجھا جاتا ہے، لیکن ادبی کرداروں کی زندگی میں آزادی تقریباً ہمیشہ محدود اور relational ہوتی ہے۔ عورت کسی خاندان، شادی، طبقے، مذہبی ethic یا سماجی constraint کے اندر رہتے ہوئے بھی اپنی agency پیدا کر سکتی ہے۔ اس تناظر میں autonomy کا بنیادی سوال یہ ہے کہ کردار اپنے حالات کے اندر کتنی meaningful choice پیدا کرتی ہے۔ اس تعریف سے domestic decision، emotional boundary، educational aspiration، occupational identity، cultural self-definition اور quiet resistance سب agency کے possible forms بن جاتے ہیں۔

Khan (2013) نے جنوبی ایشیائی fiction میں wives کی domestic، sexual، emotional اور decision-making agency کو متعدد سطحوں پر دیکھا۔ Sahana (2022) نے بھی private gendered spaces میں resistance کے subtle forms پر توجہ

کے طور پر پڑھنا زیادہ everyday agency تک محدود رکھنے کے بجائے public rebellion دلائی۔ اس طرح خود مختاری کو محض ۔مناسب معلوم ہوتا ہے

narrative selfhood 6.4 اور ریکور

Paul Ricoeur کے ہاں selfhood صرف ایک باطن میں بند حقیقت نہیں؛ یہ memory، action، narrative اور ethical self-understanding کے ذریعے تشکیل پاتی ہے (Ricoeur, 1992) ۔ اس تصور سے امراؤ جان، عالیہ اور دیگر کرداروں کے مطالعے میں یہ سوال سامنے آتا ہے کہ کردار اپنی زندگی کو کس طرح یاد کرتے، بیان کرتے یا معنی دیتے ہیں۔ ایک عورت کی شناخت صرف یہ نہیں کہ دوسرے اسے کیا کہتے ہیں؛ یہ بھی اہم ہے کہ وہ اپنی زندگی کی کہانی کو خود کس معنی میں پڑھتی ہے۔

decolonial feminist6.5 احتیاط

Mohanty (2003) کی decolonial feminist تنبیہ اس مطالعے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے: مختلف معاشرتی اور تاریخی حالات میں رہنے والی عورتوں کو ایک ہی universal category میں رکھنا ان کے تجربات کو مسخ کر سکتا ہے ۔ South Asian feminist scholarship بھی اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلم خواتین کے تجربات کو تاریخ، مذہب، طبقے اور مقامی معاشرتی arrangements سے الگ کر کے نہیں سمجھنا چاہیے (Naveed et al., 2024) ۔ لہٰذا اس مقالے میں "خود مختاری" کو لازماً مغربی individualism کا مترادف نہیں سمجھا گیا۔ بعض کرداروں میں autonomy اپنی روایت سے مکمل بغاوت نہیں بلکہ اپنی agency کی ایک جگہ بنانا ہے۔

7۔ طریقۂ تحقیق اور corpus

یہ مطالعہ بنیادی طور پر qualitative، interpretive اور text-centred ہے۔ اس میں close reading، کردار نگاری کا تجزیہ، narrative identity، psycho-feminist interpretation اور contextual comparison کو یکجا کیا گیا ہے۔ corpus کا انتخاب purposive ہے؛ یعنی ایسے متون لیے گئے ہیں جن میں عورت کی decision-making، identity conflict، dignity، selfhood

یا agency نسبتاً نمایاں ہے۔ مقالہ مکمل تاریخی survey ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا، بلکہ ایک analytical corpus کے ذریعے تین بنیادی concepts کے مختلف configurations کا مطالعہ کرتا ہے۔

جدول 1: analytical corpus

بنیادی analytical focus	متن	مصنف
تعلیم، خود اعتمادی، اخلاقی فاعلیت، فیصلہ سازی	*مرأۃ العروس*	ڈپٹی نذیر احمد
شناخت، شعورِ ذات، خودداری، narrative selfhood	*امراؤ جان ادا*	مرزا ہادی رسوا
مزاحمت، آزادفکر، خواہش، خود مختاری	*ٹیڑھی لکیر*	عصمت چغتائی
شناختی کشمکش، داخلی شعور، جذباتی agency	*آنگن*	خدیجہ مستور
نفسیاتی و روحانی خود فہمی، جذباتی کشمکش	*راجہ گدھ*	بانو قدسیہ
تہذیبی شناخت، جمالیاتی شعور، وقار	*کئی چاند تھے سرِ آسماں*	شمس الرحمٰن فاروقی
وجودی احساس، داخلی آزادی، انسان اور ماحول	*بہاؤ*	مستنصر حسین تارڑ
جذباتی خود مختاری، شناخت، خاندان و خواہش کا توازن	*لگن اپنی اپنی*	بشریٰ رحمن

یہ core corpus زیرِ نظر doctoral project کے بڑے corpus سے اخذ کیا گیا ہے (Nisar, 2026)، لیکن موجودہ مقالہ مکمل thesis کے تمام مصنفین کو برابر جگہ دینے کے بجائے concepts کی گہرائی کو ترجیح دیتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض دیگر contemporary authors کو صرف comparative background کے طور پر برقرار رکھا گیا ہے۔

8۔ انانیت بطور شعورِ ذات

8.1 اصغری: اخلاقی فاعلیت کی ابتدائی شکل

مرأۃ العروس میں اکبری اور اصغری کا تقابل عورت کی شخصیت کے دو مختلف relational models سامنے لاتا ہے۔ اصغری کی اہمیت اس لیے نہیں کہ وہ کسی جدید feminist manifesto کی ترجمان ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ اپنے علم، فہم، تدبر اور عملی اہلیت کو زندگی کے فیصلوں میں استعمال کرتی ہے۔ اس کی شخصیت میں عورت کا شعورِ ذات خاندان اور ذمہ داری سے الگ نہیں ہوتا؛ بلکہ اسی social order کے اندر وہ اپنی competence کو ثابت کرتی ہے۔

اس کردار کے ذریعے ایک اہم فرق سامنے آتا ہے: agency ہمیشہ institutional power سے شروع نہیں ہوتی؛ کبھی competence بھی agency کی بنیاد بن سکتی ہے۔ اصغری کے لیے تعلیم اور فہم محض شخصی آرائش نہیں بلکہ decision-making resources ہیں۔ اس معنی میں انانیت یہاں self-centredness نہیں بلکہ self-capacity ہے۔ وہ اپنی صلاحیت کو پہچانتی ہے، اسے عمل میں لاتی ہے اور اپنے ماحول پر اثر انداز ہوتی ہے۔

یہاں خود مختاری محدود ہے، لیکن غیر موجود نہیں۔ اصغری خاندان سے الگ ہو کر اپنا وجود ثابت نہیں کرتی؛ وہ خاندان کے اندر اپنا مقام پیدا کرتی ہے۔ اسی لیے اسے autonomy کی "relational" صورت کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ مشاہدہ اردو ناول کے ابتدائی مرحلے کو محض "تابع عورت" کے نمائندے کے طور پر دیکھنے کی سادگی سے بھی بچاتا ہے۔

8.2 امراؤ جان: شعور، یادداشت اور شناخت

امراؤ جان ادا اس مطالعے میں اس لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے کہ عورت کی شخصیت یہاں کسی اخلاقی مثال یا محض مظلوم وجود سے کہیں زیادہ پیچیدہ بنتی ہے۔ امراؤ جان اپنی زندگی کے تجربات کو شعوری نظر سے دیکھتی ہے، اپنی حیثیت کو سمجھتی ہے،

اپنے ماضی سے نسبت قائم رکھتی ہے اور اپنے موجودہ وجود کو معنی دیتی ہے۔ اس کا سب سے اہم سرمایہ اس کی self-awareness ہے۔

اس کردار کا psychological dimension اس وقت نمایاں ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ سماجی label اور self-definition ایک نہیں رہتے۔ معاشرہ اسے ایک خاص خانہ دیتا ہے، مگر وہ اپنے آپ کو صرف اسی label سے نہیں سمجھتی۔ اس کے اندر ایک ایسی reflective capacity موجود ہے جو محرومی کو محض خاموش تقدیر میں تبدیل نہیں ہونے دیتی۔

یہاں ریکور کا narrative selfhood خاص طور پر مفید ہو جاتا ہے۔ امراؤ جان کی شخصیت اس لیے قائم رہتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے واقعات کو کسی نہ کسی narrative coherence میں رکھتی ہے۔ اس کی یادداشت اور خود فہمی مل کر اس کے وجود کے لیے ایک داخلی continuity پیدا کرتی ہیں۔ یوں identity external recognition سے زیادہ self-narration کا بھی مسئلہ بن جاتی ہے (Ricoeur, 1992)۔

امراؤ جان کی خودداری اس انانیت کو اخلاقی گہرائی دیتی ہے۔ وہ اپنے تجربات کی اس قدر قیمتی سمجھی جانے والی جگہ برقرار رکھتی ہے جسے کسی دوسرے کے اختیار میں دینے کے لیے تیار نہیں۔ محبت کے تجربات بھی اس autonomy کو مکمل طور پر ختم نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے اس کے ہاں identity اور dignity ایک دوسرے میں پیوست دکھائی دیتے ہیں۔

8.3 شمن: انانیت کی مزاحمتی صورت

عصمت چغتائی کے *ٹیڑھی لکیر* کی شمن اس مطالعے میں ایک مختلف configuration پیش کرتی ہے۔ یہاں عورت کا شعور صرف self-recognition نہیں بلکہ social critique بن جاتا ہے۔ شمن روایتی gender expectations کو unquestioned حقیقت تسلیم نہیں کرتی؛ وہ اپنے تجربات، خواہشات اور ذہنی آزادی کے ذریعے ان norms کو پرکھتی ہے۔ اس عمل میں انانیت مزاحمت کا روپ اختیار کرتی ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ شمن کی مزاحمت صرف خارجی نہیں؛ اس کی جڑ اس کے اندر پیدا ہونے والی ایک intellectual refusal میں ہے۔ وہ اس تصور کو قبول نہیں کرتی کہ عورت کے لیے زندگی کی معنویت پہلے سے طے شدہ ہے۔ یہی refusal identity کو ایک active process بناتی ہے۔

حالیہ scholarship بھی چغتائی کے ہاں agency کو صرف dramatic rebellion نہیں سمجھتی؛ Sahana (2022) نے private gendered spaces میں material agency اور everyday resistance پر توجہ دلائی، جبکہ Khan (2013) نے South Asian fiction میں domestic اور relational agency کی متعدد شکلیں واضح کیں۔ شمن کو اسی وسیع تناظر میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ autonomy ایک ہی انداز میں ظاہر نہیں ہوتی، بلکہ کبھی زبان، کبھی فیصلہ، کبھی انکار اور کبھی خود اپنی خواہش کو تسلیم کرنے کی صلاحیت کے طور پر سامنے آتی ہے۔

9۔ شناخت: "میں کون ہوں؟" سے "میں کس طرح خود کو بناتی ہوں؟" تک

9.1 عالیہ: شناخت کا داخلی اور تاریخی سوال

خدیجہ مستور کے *آنگن* کی عالیہ اس article میں identity کے موضوع کو سمجھنے کے لیے بنیادی کردار رکھتی ہے۔ عالیہ کے لیے شناخت صرف ایک شخصی label نہیں؛ اس کے گرد خاندان، سیاست، تاریخ، محبت، طبقہ اور گھر کی داخلی فضا سب ایک ساتھ موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا selfhood مسلسل negotiation کی حالت میں رہتا ہے۔

عالیہ کی شخصیت کی ایک بڑی قوت اس کی observational consciousness ہے۔ وہ اپنے اردگرد کے حالات کو صرف experience نہیں کرتی بلکہ ان پر غور کرتی ہے۔ اس internal observation سے ایک reflective self تشکیل پاتا ہے۔ Noreen et al. (2025) کے نفسیاتی مطالعے میں بھی *آنگن* کے متعدد نسوانی کرداروں کو ان کی داخلی الجھن، رشتوں اور تاریخی ماحول کے حوالے سے پرکھا گیا ہے۔ اس سے موجودہ مقالے کا یہ استدلال مضبوط ہوتا ہے کہ *آنگن* میں female subjectivity محض external events کا ردِ عمل نہیں، بلکہ ایک مسلسل inner process ہے۔

عالیہ کی شناخت مکمل بغاوت سے بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اس کا کردار نہ روایت سے مکمل قطع تعلق ہے، نہ اس کی مکمل پابندی۔ وہ دونوں کے درمیان ایک مسلسل bargaining process میں رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی "negotiated agency autonomy" کی عمدہ مثال بنتی ہے: وہ اپنے ماحول سے پوری طرح الگ نہیں ہوتی، لیکن اس ماحول کو اپنی تمام معنویت پر حاوی بھی نہیں ہونے دیتی۔

9.2 سیمی شاہ: شناخت، خواہش اور باطن

راجہ گدھ کی سیمی شاہ شناخت کے ایک مختلف دروازے کی طرف لے جاتی ہے۔ یہاں عورت کی psychological interiority صرف سماجی recognition کا مسئلہ نہیں بلکہ خواہش، اخلاق، جذبات اور روحانی سوالات سے بھی جڑی ہے۔ اس کا self ایک ایسی داخلی conflict zone میں بنتا ہے جہاں خواہش اور اخلاقی norm ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔

یہ conflict انانیت کی منفی یا مثبت قدر طے کرنے سے زیادہ اہم ہے۔ سیمی کا مسئلہ یہ نہیں کہ اس میں "انا" ہے یا نہیں؛ مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذات کے مختلف مطالبات کے درمیان کس طرح meaning تلاش کرتی ہے۔ اس زاویے سے ego-consciousness ایک ethical-psychological awareness بن جاتی ہے۔

Bano Qudsia کے حوالے سے Deeba and Usman (2019) نے *Raja Gidh* میں gender, patriarchy اور biological essentialism کے پیچیدہ تعلقات پر سوال اٹھایا ہے۔ اس تنقیدی tradition کو سامنے رکھتے ہوئے سیمی شاہ کو صرف روحانی ideal یا patriarchal discourse کا شکار قرار دینا بھی محدود ہوگا۔ اس کردار کی اہمیت اس ambiguity میں ہے جہاں selfhood بیک وقت desire، guilt، dignity اور spiritual questioning سے تشکیل پاتا ہے۔

9.3 وزیر خانم: تہذیبی شناخت اور جمالیاتی selfhood

کئی چاند تھے سرِ آسماں میں وزیر خانم کی شخصیت اس تصور کو وسعت دیتی ہے کہ identity صرف psychology یا social resistance سے نہیں بنتی۔ لباس، ذوق، گفتگو، حسن، تہذیبی memory اور سماجی مقام بھی selfhood کے عناصر بن سکتے ہیں۔ وزیر خانم کی شخصیت میں aesthetic consciousness اور personal dignity ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔

یہاں انانیت کی ایک کم زیرِ بحث صورت سامنے آتی ہے: جمالیاتی خود شعوری۔ عورت اپنے جسم، ذوق اور presentation کے ذریعے صرف دوسروں کی نظر میں خوب صورت object نہیں رہتی بلکہ اپنی شخصیت کے aesthetic codes کی حامل subject بن جاتی ہے۔ یہ فرق اس وقت اہم ہو جاتا ہے جب ہم representation کو objectification کے مقابل subject formation کے طور پر پڑھتے ہیں۔

کو textual image کو مزید وسیع کرتی ہے، کیونکہ اردو میں عورت کے context اس historical reading کی Yaqin (2022) سے جوڑا جا سکتا ہے۔ وزیر خانم کے ہاں تہذیبی discourses کے بدلتے reform اور zenana، colonial modernity کے ساتھ سامنے آتی ہے historical density اسی selfhood ۔

10۔ خود مختاری: بغاوت، negotiation اور خاموش agency

10.1 خود مختاری کی پہلی شرط: فیصلہ سازی

خود مختاری کی بنیادی علامت decision-making ہے۔ لیکن یہاں فیصلہ سازی کو absolute power کے معنی میں نہیں لیا جا سکتا۔ اصغری اپنے حالات کی مکمل مالک نہیں؛ امراؤ جان اپنے ماضی کو تبدیل نہیں کر سکتی؛ عالیہ اپنے خاندان یا سیاسی ماحول کو اپنی مرضی کے مطابق نہیں چلا سکتی؛ شمن بھی سماجی structure سے باہر نہیں۔ اس کے باوجود ان کرداروں کے فیصلے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ constraint اور agency ایک دوسرے کی ضد نہیں۔

ایک feminist reading میں اصل دلچسپی یہ ہے کہ constraint کے اندر subject کیا کرتی ہے۔ وہ کس چیز سے انکار کرتی ہے، کس چیز کو قبول کرتی ہے، کس چیز پر سوال اٹھاتی ہے، اور کس چیز کو اپنی identity کا حصہ بناتی ہے۔ یہی وہ سطح ہے جس پر autonomy کو relational category کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔

10.2 خاموش مزاحمت

اردو ناول کے کئی نسوانی کردار overt rebellion کے بغیر بھی resistance پیدا کرتے ہیں۔ خاموشی، جذباتی فاصلے، اپنے فیصلوں کو محفوظ رکھنا، خاندان کے اندر مخصوص boundaries قائم کرنا، اپنی education یا intellectual interest کو برقرار رکھنا اور اپنی ذات کے بارے میں خود فیصلہ کرنا - یہ سب agency کی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

ہمیشہ انسان کی بڑی حرکات میں نہیں agency کی بحث اسی نکتے کو پیچیدہ بناتی ہے کہ material agency کی Sahana (2022)
کو reading کی female autonomy بن سکتے ہیں۔ یوں structures کے resistance بھی private spaces ہوتی؛ خانگی اشیا اور
public/private binary سے باہر لانا ضروری ہے۔

10.3 بشریٰ رحمن: جذباتی خود مختاری

لگن اپنی اپنی میں عورت کی خود مختاری کا اہم مسئلہ emotional life سے جڑتا ہے۔ محبت، شادی، خاندان اور ذاتی خواہشیں ایک دوسرے کے ساتھ کشمکش میں آتی ہیں، لیکن عورت اپنے جذبات کو صرف دوسروں کی مرضی کے تحت define نہیں کرتی۔ یہی مقام emotional autonomy کو نمایاں کرتا ہے۔

یہ emotional autonomy مغربی individualism کی سیدھی نقل نہیں؛ بلکہ یہ اس سوال سے پیدا ہوتی ہے کہ family obligations کے درمیان شخص اپنے emotional truth کو کس طرح سنبھالتی ہے۔ اس لیے selfhood یہاں relational بھی ہے اور individual بھی۔

Khan (2013) کے South Asian fiction میں marital agency کے مطالعے کے تناظر میں دیکھا جائے تو بشریٰ رحمن کے کردار domestic relations کو صرف oppression کے spaces کے طور پر نہیں بلکہ bargaining اور decision-making کے میدان کے طور پر بھی پیش کرتے ہیں۔ یہی negotiated agency autonomy کی ایک مقامی اور روزمرہ شکل بن جاتی ہے۔

11۔ نفسیاتی کشمکش: جب شناخت آسان نہ ہو

انانیت اور خود مختاری کے بیچ سب سے پیچیدہ سطح psychological conflict ہے۔ اگر عورت کو صرف "strong" یا "weak" کردار سمجھا جائے تو اس کے اندر جاری contradictions نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ اردو ناول کے کئی نسوانی کردار محبت بھی چاہتے ہیں اور اپنی dignity بھی؛ تعلق بھی چاہتے ہیں اور individuality بھی؛ روایت سے وابستگی بھی رکھتے ہیں اور اپنے لیے نئی جگہ بھی؛ اخلاقی responsibility بھی قبول کرتے ہیں اور ذاتی خواہش کا حق بھی مانتے ہیں۔

امراؤ جان کی داخلی self-preservation، عالیہ کی مسلسل identity search، سیمی شاہ کی خواہش اور اخلاقی کشمکش، شمن کی آزادی اور سماجی norms سے ٹکراؤ - یہ سب psychological contradiction کے مختلف forms ہیں۔ یہی contradictions کردار کو human depth دیتے ہیں۔

فرائڈی مفہوم میں psyche کی اندرونی کشمکش کو ایک ابتدائی explanatory lens تو مل سکتا ہے، لیکن feminist reading اس conflict کو سماجی structure سے بھی جوڑتی ہے۔ یعنی سوال صرف یہ نہیں کہ عورت کے اندر conflict کیوں ہے، بلکہ یہ بھی ہے کہ کون سے social arrangements اس conflict کو پیدا کرتے ہیں؟ class، family honour، gendered expectations، sexuality، morality کے norms، تہذیبی codes اور مذہبی اخلاقیات اس internal conflict کے مواد فراہم کر سکتے ہیں۔

یہی نقطہ psycho-feminist method کو محض psychological criticism سے ممتاز کرتا ہے۔ نفسیات یہاں فرد کی اندرونی دنیا کو society سے کاٹ کر نہیں دیکھتی؛ بلکہ psyche کو social formation کے ساتھ relational طور پر پڑھتی ہے۔

12۔ عزتِ نفس: انانیت اور شناخت کے درمیان پل

اس مطالعے میں dignity یا عزتِ نفس کو ایک مرکزی mediator کی حیثیت حاصل ہے۔ جب شعورِ ذات صرف awareness نہیں رہتا بلکہ "میرا وجود بھی قدر رکھتا ہے" میں تبدیل ہوتا ہے تو selfhood اخلاقی dimension اختیار کرتا ہے۔ امراؤ جان کی خودداری، اصغری کا self-respect، عالیہ کی اپنی شخصیت کی حفاظت اور متعدد contemporary characters کی اپنی حدود قائم رکھنے کی کوشش اسی dimension کی مثالیں ہیں۔

عزتِ نفس کا مطلب یہ نہیں کہ کردار ہر سماجی قدر کو reject کر دے۔ کئی کردار اپنے مذہبی، خاندانی یا تہذیبی commitments سے وابستہ رہتے ہوئے بھی اپنی شخصیت کا وقار برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے dignity autonomy کا اخلاقی centre ہے۔ اگر autonomy decision-making کی قوت ہے تو dignity اس قوت کی normative boundary متعین کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس مقالے میں انانیت کو نہ تو مکمل طور پر positive category سمجھا گیا ہے اور نہ negative۔ خود پسندی وہاں پیدا ہو سکتی ہے جہاں self-regard دوسروں کے وجود کی نفی میں بدل جائے؛ لیکن dignity وہاں پیدا ہوتی ہے جہاں self-regard اپنی ذات کی قدر کے ساتھ ethical responsibility کو بھی باقی رکھے۔

13۔ انانیت، شناخت اور خود مختاری: تقابلی synthesis

تینوں بنیادی concepts کو الگ الگ پڑھنے کے بعد ان کا باہمی تعلق زیادہ واضح ہوتا ہے۔ انانیت بنیادی طور پر reflective awareness فراہم کرتی ہے: میں کون ہوں، میری ذات کیا ہے، میری حد کیا ہے؟ شناخت اس awareness کو meaning and location دیتی ہے: میں خاندان، طبقے، تہذیب، تاریخ اور تعلقات کے اندر کون ہوں؟ خود مختاری اس self-understanding کو action میں منتقل کرتی ہے: میں کیا انتخاب کرتی ہوں، کیا قبول کرتی ہوں، کس حد تک negotiate کرتی ہوں اور کہاں مزاحمت کرتی ہوں؟

یوں ایک conceptual chain تشکیل پاتی ہے:

انانیت / شعورِ ذات ← شناخت / تعینِ ذات ← خود مختاری / فاعلانہ عمل

لیکن یہ chain linear نہیں۔ کئی بار external crisis پہلے identity کو ہلاتا ہے اور اس کے نتیجے میں self-awareness پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات مزاحمت agency پیدا کرتی ہے اور agency کے ذریعے شناخت دوبارہ تشکیل پاتی ہے۔ کبھی روحانی سوالات selfhood کی نئی تعبیر بناتے ہیں۔ یعنی بہتر analytical model یہ ہے:

Self-awareness ↔ Identity negotiation ↔ Autonomy / Agency

اور اس پورے نظام کے ساتھ resistance ،psychological conflict ،dignity اور social context مسلسل اثرانداز ہوتے ہیں۔

جدول 2: تین بنیادی concepts کا operational model

تصور	بنیادی سوال	نمایاں indicators	ممکنہ ادبی صورت
انانیت	میں کون ہوں؟	شعورِ ذات، خودآگہی، self-respect	self-reflection، competence، personal boundary

شناخت	میں اپنے آپ کو کس طرح متعین کرتی ہوں؟	belonging، memory، class، culture، gender، history	identity search، conflict، narrative self-definition
خود مختاری	میں اپنی self-understanding کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟	decision-making، negotiation، refusal، emotional agency	resistance، choice، quiet agency، relational autonomy

یہ model اردو ناول کے نسوانی کردار کو صرف thematic object کے بجائے meaning-making subject کے طور پر پڑھنے کی اجازت دیتا ہے۔

14۔ نسوانی agency: binary سے spectrum تک

اس مقالے کے بنیادی نتائج میں ایک اہم نکتہ یہ سامنے آتا ہے کہ عورت کی agency کو submission اور rebellion کے دو خانوں میں تقسیم کرنا ناکافی ہے۔ ایک طرف اصغری جیسی عورت ہے جو اصلاح اور ذمہ داری کے اندر اپنی competence استعمال کرتی ہے؛ دوسری طرف شمن جیسی عورت ہے جو norms کو براہِ راست challenge کرتی ہے۔ امراؤ جان کی agency memory، dignity اور self-definition کے ذریعے کام کرتی ہے؛ عالیہ کی agency negotiation کے ذریعے؛ سیمی شاہ کی agency psychological self-awareness کے ذریعے؛ وزیر خانم کی agency cultural-aesthetic selfhood کے ذریعے؛ جبکہ بشریٰ رحمن کے کردار emotional autonomy کے ذریعے۔

اس spectrum کا مطلب یہ نہیں کہ ہر form equally liberating ہے۔ بلکہ analytical point یہ ہے کہ agency کے mechanisms مختلف ہیں۔ کچھ institutional، کچھ interpersonal، کچھ emotional، کچھ symbolic اور کچھ narrative۔ یہی diversification feminine subjectivity کو زیادہ پیچیدہ بناتی ہے۔

حالیہ scholarship میں بھی gendered identity اور agency کو context-dependent process کے طور پر پڑھنے کا رجحان نمایاں ہے (Rani & Sandhu, 2024; Naveed et al., 2025) ۔ اردو ناول کے مطالعے میں یہ approach خاص طور پر مفید ہے کیونکہ یہاں class، honour، religion، family اور cultural memory اکثر ایک ہی کردار کی زندگی میں بیک وقت کام کرتے ہیں۔

15۔ اردو ناول میں انانیت کی نفسیاتی اور نسائی معنویت

اس پورے corpus کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انانیت ایک ایسا concept بن سکتی ہے جو literary character کے کئی بظاہر الگ dimensions کو ایک ساتھ پڑھنے میں مدد دیتی ہے۔ psychological criticism ہمیں بتاتی ہے کہ کردار کے اندر memory، desire، conflict اور self-image کیسے کام کرتے ہیں؛ feminist criticism پوچھتی ہے کہ یہ internal formations gendered power relations سے کیسے جڑی ہیں؛ narrative theory دکھاتی ہے کہ self اپنی story کے ذریعے کیسے معنی پیدا کرتا ہے؛ جبکہ decolonial feminism یاد دلاتی ہے کہ عورت کی subjectivity کو مقامی تاریخ اور تہذیب سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

ان نظریاتی سطحوں کے باہمی ملاپ سے انانیت کی ایک زیادہ مفید تعبیر سامنے آتی ہے۔ یہ فرد کی "خود پرستی" نہیں بلکہ self-relation ہے۔ عورت اپنے آپ کے ساتھ کیسے تعلق قائم کرتی ہے، اپنے وجود کو کتنی معنویت دیتی ہے، اپنے ماضی کو کیسے یاد کرتی ہے، اپنی خواہشوں کو کس طرح interpret کرتی ہے اور دوسروں کے فیصلوں کے درمیان اپنے لیے کون سی جگہ بناتی ہے -یہی self-relation انانیت کی literary substance ہے۔

اس تعبیر کے ساتھ انانیت کے مثبت اور منفی دونوں امکانات باقی رہتے ہیں۔ اگر self-regard dignity اور responsibility کے ساتھ ہو تو یہ constructive agency بن سکتی ہے۔ اگر یہی self-regard domination، self-absorption یا تعلقات کی مکمل نفی میں بدل جائے تو destructive tendency پیدا ہو سکتی ہے۔ اس distinction کے بغیر ہر assertive عورت کو مثبت اور ہر روایتی عورت کو منفی سمجھنے کی غلطی واقع ہو سکتی ہے۔

16۔ بحث

16.1 عورت بطور object نہیں، subject

اردو ناول کی ترقی کو صرف موضوعات کی تبدیلی سے نہیں سمجھا جا سکتا؛ character ontology کی تبدیلی بھی اہم ہے۔ ابتدائی اصلاحی متون میں عورت کے کردار کی اہمیت اکثر خاندان یا معاشرتی مفاد کے ذریعے متعین ہوتی ہے۔ بعد میں عورت کے memory، desire، private thought اور self-definition نے ناول کے مرکز میں جگہ بنائی۔ اس تبدیلی کی سب سے نمایاں مثال امراؤ جان، شمن اور عالیہ جیسے کرداروں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

Yaqin (2022) نے اردو میں women as textual subjects کو تاریخی modernity اور gendered literary culture کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ اسی پس منظر میں موجودہ مقالہ argue کرتا ہے کہ ego-consciousness عورت کو textual object سے reflective subject کی طرف منتقل کرنے والی ایک اہم interpretive category بن سکتی ہے۔

16.2 autonomy without rupture

ایک جدید مگر مقامی طور پر حساس feminist approach کے لیے سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا خود مختاری لازماً tradition سے rupture کا نام ہے؟ منتخب corpus اس تصور کی حمایت نہیں کرتا۔ اصغری کی فاعلیت family order سے باہر نہیں؛ عالیہ کی relational identity ہے؛ وزیر خانم کا self تہذیبی codes کے اندر بنتا ہے؛ سیمی شاہ کی selfhood spiritual-ethical tensions سے جڑی ہے۔ اس لیے autonomy کا ایک زیادہ موزوں مفہوم negotiated autonomy ہے۔

یہ finding South Asian feminist scholarship کے ساتھ ہم آہنگ ہے جس میں agency کو everyday life اور relational structures کے اندر بھی دیکھا گیا ہے (Khan, 2013; Naveed et al., 2024)۔

16.3 psychological depth and feminist critique

نفسیاتی اور نسائی تنقید کو اکثر الگ disciplinary camps سمجھا جاتا ہے، لیکن female character کے مطالعے میں دونوں ایک دوسرے کو مکمل کر سکتے ہیں۔ psychological reading character کے اندرونی conflict، attachment، desire اور self-image کو واضح کرتی ہے؛ feminist reading یہ سوال اٹھاتی ہے کہ یہ conflict کس power structure سے پیدا ہوا۔ شمن کی مزاحمت، امراؤ جان کی self-preservation اور عالیہ کی negotiation اسی intersection پر معنی خیز ہوتی ہیں۔

16.4 روایت، جدیدیت اور selfhood

منتخب متون میں روایت اور جدیدیت binary opposites کے طور پر نہیں رہتیں۔ اکثر character ایک ہی وقت میں tradition سے وابستہ اور modern self-awareness کی حامل ہوتی ہے۔ یہی hybridity اس article کے لیے اہم نتیجہ ہے۔ عورت کی identity ایک composite formation ہے، اور اس کی autonomy بھی اسی complexity میں پیدا ہوتی ہے۔

یہ نتیجہ decolonial feminism کی اس احتیاط سے ہم آہنگ ہے جس کے مطابق "woman" کو ایک single global category کے طور پر پڑھنا تجربات کی تاریخی specificity کو مٹا سکتا ہے (Mohanty, 2003)۔

17۔ اہم نتائج

اول، اردو ناول کے نسوانی کرداروں میں انانیت کو صرف غرور یا خود پسندی کے مفہوم میں محدود کرنا مناسب نہیں۔ یہ شعورِ ذات، عزتِ نفس، شخصیت کے وقار، شناخت کے ادراک اور فاعلانہ صلاحیت کی ادبی صورت بھی ہے۔

دوم، انانیت اور شناخت باہم مربوط ہیں۔ عورت اپنی ذات کے شعور کو اسی وقت معنوی صورت دیتی ہے جب وہ اپنے تعلقات، تاریخ، طبقے، تہذیب اور تجربات کے اندر اپنی جگہ متعین کرتی ہے۔

سوم، خود مختاری انانیت اور شناخت کا mechanical نتیجہ نہیں بلکہ negotiated process ہے۔ کئی کردار اپنی agency روایت کے اندر پیدا کرتے ہیں، نہ کہ روایت سے مکمل انقطاع کے ذریعے۔

چہارم، عزتِ نفس انانیت اور خود مختاری کے درمیان ایک مرکزی mediator ہے۔ dignity کردار کو اپنی ذات کی قدر کا احساس دیتی اور decision-making کو اخلاقی سمت فراہم کرتی ہے۔

پنجم، نسوانی agency کو rebellion/submission binary سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ decision-making، emotional autonomy، quiet resistance، cultural self-definition اور intellectual competence بھی agency کے اہم forms ہیں۔

ششم، نفسیاتی کشمکش نسوانی کردار کی کمزوری نہیں بلکہ اس کی انسانی complexity کی علامت ہو سکتی ہے۔ desire، duty، belonging اور individuality کے درمیان tension کردار کی narrative depth میں اضافہ کرتی ہے۔

ہفتم، narrative memory اور self-description شناخت کے اہم mechanisms ہیں۔ امراؤ جان جیسے کرداروں میں selfhood کی continuity بیرونی recognition کے بجائے داخلی narrative coherence سے مضبوط ہوتی ہے۔

ہشتم، تہذیبی اور جمالیاتی شعور بھی identity formation کا حصہ ہو سکتے ہیں۔ وزیر خانم کا مطالعہ اس بات کی مثال فراہم کرتا ہے کہ عورت کا self صرف psychological یا political نہیں بلکہ aesthetic اور cultural بھی ہو سکتا ہے۔

نہم، اردو ناول کے لیے ایک contextual psycho-feminist framework زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے جو feminist theory کو مقامی تاریخی، مذہبی، طبقاتی اور تہذیبی formation سے مربوط رکھے۔

دہم، انانیت ← شناخت ← خود مختاری کو ایک linear ladder کے بجائے relational circuit سمجھنا زیادہ علمی طور پر مفید ہے۔ identity negotiation، self-awareness اور agency ایک دوسرے کو مسلسل modify کرتے ہیں۔

18۔ نتیجہ

اردو ناول کے منتخب نسوانی کرداروں کا نفسیاتی و نسائی تنقیدی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ عورت کی ادبی شخصیت کو سمجھنے کے لیے صرف اس کے سماجی کردار کو دیکھنا کافی نہیں۔ عورت کیا سوچتی ہے، اپنی ذات کو کس معنی میں پہچانتی ہے، کن حدود کو اپنی شخصیت کا حصہ سمجھتی ہے، اپنے ماضی کو کس طرح یاد کرتی ہے، اپنے جذبات سے کس طرح معاملہ کرتی ہے اور اپنے حالات کے اندر کس درجے کی choice پیدا کرتی ہے - یہ سب character formation questions کے بنیادی اجزا ہیں۔

اسی مقام پر انانیت ایک productive literary category بن جاتی ہے۔ یہ category عورت کے اندر پیدا ہونے والے شعورِ ذات کو شناخت اور فاعلیت کے ساتھ جوڑتی ہے۔ اصغری کے ہاں یہ self-capacity ہے؛ امراؤ جان کے ہاں narrative selfhood، dignity اور identity preservation؛ شمن کے ہاں resistance؛ عالیہ کے ہاں negotiated identity؛ سیمی شاہ کے ہاں psychological and spiritual self-questioning؛ وزیر خانم کے ہاں cultural-aesthetic selfhood؛ اور بشریٰ

رحمن کے ہاں emotional autonomy۔ ان مختلف صورتوں کو ایک ہی معنی میں محدود کرنا ان کے فنی اور نفسیاتی فرق کو ختم کر دے گا، لیکن ان کے درمیان موجود conceptual relation کو نظر انداز کرنا بھی اتنا ہی نقصان دہ ہوگا۔

اس مطالعے کی بنیادی علمی تجویز یہ ہے کہ شعورِ ذات شناخت کی زمین تیار کرتا ہے، شناخت انسان کے وجود کو معنی اور نسبت دیتی ہے، اور خود مختاری اس self-understanding کو عمل میں ظاہر کرتی ہے۔ لیکن یہ عمل خطی نہیں۔ کبھی identity crisis self-awarenessپیدا کرتا ہے؛ کبھی resistance agency کو جنم دیتی ہے؛ کبھی moral obligation autonomy کی نئی تعبیر پیدا کرتی ہے؛ کبھی spiritual reflection فرد کے self-concept کو بدل دیتی ہے۔ اس لیے نسوانی انانیت کو ایک dynamic, layered and relational configuration کے طور پر سمجھنا زیادہ مناسب ہے۔

یہ نتیجہ اردو فکشن کے مطالعے میں دو methodological امکانات کھولتا ہے۔ اول، عورت کی agency کو صرف overt liberation کی زبان میں نہیں بلکہ quiet, negotiated اور relational forms میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ دوم، feminist literary criticism کو psychological interiority سے جوڑ کر character کے اندرونی عمل اور بیرونی power structures کے درمیان relation کو زیادہ گہرائی سے دیکھا جا سکتا ہے۔

بالآخر، انانیت، شناخت اور خود مختاری الگ الگ خانوں میں بند تصورات نہیں بلکہ ایک دوسرے میں سرایت کرنے والے تجربات ہیں۔ اردو ناول کی نسوانی شخصیت انہی کے باہمی تعامل میں بنتی ہے۔ یہی interaction عورت کو محض کہانی کا "موضوع" نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے اپنی زندگی، اپنے تجربے اور اپنی معنویت کی تعبیر کرنے والی subject بناتا ہے۔

19۔ حدودِ تحقیق اور آئندہ امکانات

یہ مطالعہ purposive core corpus پر مبنی ہے، اس لیے اسے مکمل اردو ناول کی exhaustive survey کے طور پر نہیں پڑھنا چاہیے۔ خاص طور پر معاصر اردو فکشن میں وسیع تر corpus، مختلف regional contexts، نئے ناول نگاروں اور digital reading practices کو مزید شامل کیا جا سکتا ہے۔ آئندہ تحقیق میں Urdu fiction کے ساتھ diaries، autobiographical writing، memoirs اور life-writing کو بھی شامل کر کے literary selfhood کے مختلف forms کا تقابلی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور اہم امکان digital humanities کا ہے۔ future studies میں resistance، dignity، selfhood، identity اور autonomy سے متعلق lexical fields کی corpus-based frequency mapping اور discourse analysis کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح class، age، religion، urban/rural location اور public/private space کے intersection کو ایک comparative matrix میں رکھتے ہوئے Urdu novels کی نئی character typologies تشکیل دی جا سکتی ہیں۔

حوالہ جات

بنیادی مآخذ

چغتائی، عصمت۔ (2008، مستعمل اشاعت)۔ ٹیڑھی لکیر۔ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز۔

تارڑ، مستنصر حسین۔ (2010، مستعمل اشاعت)۔ بہاؤ۔ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز۔

رحمن، بشریٰ۔ (2008)۔ لگن اپنی اپنی۔ لاہور: الفیصل ناشران۔

رسوا، مرزا ہادی۔ (1899؛ مستعمل اشاعت)۔ امراؤ جان ادا۔ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز۔

فاروقی، شمس الرحمٰن۔ (2006)۔ کئی چاند تھے سرِ آسماں۔ نئی دہلی: پینگوئن بکس انڈیا۔

قدسیہ، بانو۔ (1981؛ مستعمل اشاعت)۔ راجہ گدھ۔ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز۔

مستور، خدیجہ۔ (1962؛ مستعمل اشاعت)۔ آنگن۔ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز۔

نذیر احمد، ڈپٹی۔ (1869؛ مستعمل اشاعت)۔ مرأۃ العروس۔ لاہور: مجلس ترقی ادب۔

ثانوی و نظری ماخذ

Baines, C. (2024). Imagined Buddhisms and the limits of female liberation in Qurratulain Hyder's River of Fire. South Asian Review, 47(1), 54-70. https://doi.org/10.1080/02759527.2024.2360811

Butler, J. (2006). Gender trouble: Feminism and the subversion of identity (2nd ed.). Routledge.

De Beauvoir, S. (2011). The second sex (C. Borde & S. Malovany-Chevallier, Trans.). Vintage. (Original work published 1949)

Deeba, F., & Usman, A. (2019). Rediscovering the discourse on women's freedom: A feminist exploration of Bano Qudsia's fiction. Journal of Political Studies, 26(2), 137-147. https://jps.pu.edu.pk/6/article/view/512

Freud, S. (1961). The ego and the id (J. Strachey, Trans.). W. W. Norton. (Original work published 1923)

Hossain, M. N. (2026). Caged in the nation: Women's identity, resistance, and the paradox of nationalism in Qurratulain Hyder's Fireflies in the Mist. International Journal of English Language Education and Literature Studies, 5(2), 46-58. https://doi.org/10.22161/ijeel.5.2.8

Khan, H. N. (2013). South Asian fiction and marital agency of Muslim wives. Journal of International Women's Studies, 14(3), 174-193.

Mohanty, C. T. (2003). Feminism without borders: Decolonizing theory, practicing solidarity. Duke University Press. https://doi.org/10.1215/9780822384649

Mumtaz, M., Bashir, T., & Mumtaz, T. (2025). Feminism and Urdu literature: The role of women writers. GUMAN, 8(1), 183-190.

Naveed, F. Z., Sahana, S., & Kazmi, Z. (2024). Introduction: Writing Muslim women in South Asia. South Asia: Journal of South Asian Studies, 47(4), 675-687. https://doi.org/10.1080/00856401.2024.2372995

Noreen, U., Batool, Z., & Saddique. (2025). Psychological analysis of the female characters in "Aangan". Makhz (Research Journal), 6(2), 260-269. https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20

Rani, A., & Sandhu, A. N. (2025). An analytical study of female characters in twentieth century Urdu novels. Zaban-o-Adab, 18(1), 62-76.

Ricoeur, P. (1992). Oneself as another (K. Blamey, Trans.). University of Chicago Press. https://doi.org/10.7208/chicago/9780226844541.001.0001

Sahana, S. (2022). Object as subject: Material agency in Ismat Chughtai's "The Quilt" and "Chhoti Apa". Journal of Postcolonial Writing, 58(3), 336-348. https://doi.org/10.1080/17449855.2021.2014348

Waheed, S. (2014). Women of "ill repute": Ethics and Urdu literature in colonial India. Modern Asian Studies, 48(4), 986-1023. https://doi.org/10.1017/S0026749X13000048

Nisar, C. (2026). *A study of ego-consciousness in female characters of Urdu novels* [Doctoral dissertation, Alhamd Islamic University, Islamabad].

Yaqin, A. (2022). Gender, sexuality and feminism in Pakistani Urdu writing. Anthem Press.